مولای صلّ وسلّم دائماً ابداً　　علیٰ حبیبک خیر الخلق کلّهم

درسِ حدیث

استاذ العلماء شیخ الحدیث حضرت مولانا سید حامد میاں رحمہ اللہ کے زیرِ اہتمام ہر اتوار کو نمازِ مغرب کے بعد جامعہ مدنیہ میں "مجلسِ ذکر" منعقد ہوتی تھی۔ ذکر سے فارغ ہو کر حضرت رحمہ اللہ حدیث شریف کا درس بھی دیا کرتے تھے۔ ذکر و بیان کی یہ مبارک اور رُوح پرور محفل کس قدر جاذب و پُرکشش ہوتی تھی الفاظ اس کی تعبیر سے قاصر ہیں۔

محترم الحاج محمود احمد عارف" کی خواہش و فرمائش پر عزیز بھائی شاہد صاحب سلمہٗ نے حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ کے بہت سے دروس ٹیپ ریکارڈر کے ذریعہ محفوظ کر لیے تھے اور پھر دروس والی تمام کیسٹیں اُنہوں نے مولانا سید محمود میاں صاحب کو عطا کر دیں۔

ہماری دُعا ہے کہ جن کی مہربانی، توجہ اور سعی سے یہ انمول علمی جواہر ریزے ہمارے ہاتھ لگے، حق تعالیٰ اُن سب کو بیش از بیش اجر سے نوازے۔ ہم انشاء اللہ تعالیٰ یہ قیمتی لؤلؤ لالا "انوارِ مدینہ" کے ذریعہ حضرت رحمہ اللہ کے مریدین و احباب تک قسط وار پہنچاتے رہیں گے۔

واضح رہے کہ حضرت کے خلفِ اکبر اور جانشین حضرت مولانا سید رشید میاں صاحب کے زیرِ اہتمام ذکر و درس کا یہ سلسلہ بفضلہ تعالیٰ اَب بھی جاری ہے۔

ہنوز آں ابرِ رحمت درفشاں است　　خم و خمخانہ با مہر و نشان است

کیسٹ نمبر ۱۹ سائیڈ اے ۱۵ اکتوبر ۱۹۸۲ء

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ خیر خلقہ سیّدنا و مولانا محمّد وّ آلہ واصحابہ اجمعین

اما بعد! عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلٰی لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِہٖ رواہ الترمذی، وَفِیْ رِوَایَۃِ اَبِیْ دَاوٗدَ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ وَضَعَ الْحَقَّ عَلٰی لِسَانِ عُمَرَ یَقُوْلُ بِہٖ وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ مَا کُنَّا نُبْعِدُ اَنَّ السَّکِیْنَۃَ تَنْطِقُ عَلٰی لِسَانِ عُمَرَ رواہ البیہقی وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰھُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ بِاَبِیْ جَھْلِ بْنِ ھِشَامٍ اَوْ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَاَصْبَحَ عُمَرُ فَغَدَا عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَسْلَمَ ثُمَّ صَلّٰی فِی الْمَسْجِدِ ظَاھِرًا رواہ احمد والترمذی وَعَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ کَانَ بَعْدِیْ نَبِیٌّ لَکَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ۔[1]

---

[1] مشکوٰۃ شریف ص ۵۵۷

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ تعالیٰ نے عمر رضی اللہ عنہ کی زبان پر اور اُن کے قلب میں حق و صداقت جاری فرما دیا ہے۔ اور ابو داؤد کی روایت میں جو حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے یوں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے عمر رضی اللہ عنہ کی زبان پر حق رکھ دیا ہے۔ اسی لیے وہ حق بات کہتے ہیں۔ (حق کے علاوہ اور کوئی بات اُن کے مُنہ سے نہیں نکلتی اور حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ فرماتے ہیں ہم (اہلِ بیت یا جماعت صحابہ) اس بات کو بعید نہیں جانتے تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبان پر سکینت و طمانیت جاری ہوتی ہے اور حضرت ابن عبّاس رضی اللہ عنہما نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ (ایک رات) آپ نے دُعا فرمائی: الٰہی! ابوجہل بن ہشام یا عمر بن الخطاب کے ذریعہ اسلام کو سر بلند و غالب کر دے۔ (یعنی ان دونوں میں سے کسی ایک کو مُسلمان بننے کی توفیق عطا فرما دے تاکہ اُن کے سبب دینِ اسلام کو طاقت نصیب ہو) چنانچہ اگلے ہی دن جب صبح ہوئی تو عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر مُسلمان ہو گئے اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد حرام میں اعلانیہ نماز پڑھی اور حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اگر میرے بعد کوئی اور نبی ہوتا تو وہ عمر رضی اللہ عنہ ہوتے۔"

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تعریف میں فرمایا کہ اِنَّ اللّٰہَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلٰی لِسَانِ عُمَرَ وَ قَلْبِہٖ اللہ تعالیٰ نے حق کو جاری کر دیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبان اور اُن کے دِل پر، دِل میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے حق باتیں آتی ہیں اور زبان سے وُہی باتیں نکلتی ہیں جو حق ہوں۔ دُرست ہوں اور صحیح ہوں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ جو چوتھے خلیفہ ہیں عشرہ مبشرہ میں سے ہیں وہ فرماتے ہیں۔ "مَا کُنَّا نُبْعِدُ اَنَّ السَّکِیْنَۃَ یَنْطِقُ عَلٰی لِسَانِ عُمَرَ" ہمیں اس بات میں کوئی بُعد نہیں معلوم ہوتا ہے کہ سکینہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبان سے نکلتا تھا۔ اُن کی زبانِ مُبارک سے جو کلمات نکلتے تھے۔ وہ قلبی سکون کا

باعث بنتے تھے، گویا سکینہ جو خدا کا ایک انعام ہوتا ہے کہ دلوں پر سکون اور راحت کی کیفیت پیدا ہو جائے اُس کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ پریشانی اگر پیش آئے تو اُس کا اثر اُس انسان کے قلب پر نہیں محسوس ہوتا، کم محسوس ہوتا ہے۔ یہ اُس کے فوائد میں سے ہے، تو ہمیں یہ کوئی بعید نہیں معلوم ہوتا تھا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبانِ مُبارک سے جو کلمات ادا ہوتے تھے۔ وہ ایسے ہوتے تھے کہ ان کلمات کے ساتھ ساتھ دِلوں میں سکون نازل ہوتا چلا جاتا تھا اُترتا چلا جاتا تھا۔ جیسے کہ سکینہ نازل ہو رہا ہو خدا کی طرف سے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہی فضائل میں یہ آتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے دُعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ تو اسلام کو غلبہ نصیب فرما، عزّت یعنی غلبہ عطا فرما یا ابوجہل سے یعنی عمرو بن ہشام سے اس کا نام عمرو تھا اور یا عمر بن الخطاب سے ان دو میں سے ایک آدمی ایسا ہو جائے کہ اسلام قبول کر لے تاکہ اسلام کو جو ضرورت ہے اس وقت وہ فائدہ حاصل ہو جائے، یہ دُعا فرمائی تو اگلے ہی دن حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آ گئے اور مسلمان ہو گئے اور پھر مُسلمانوں نے اپنے اندر قوّت محسوس کی ایک، اس قسم کی قوت محسوس کی کہ مسجد میں نماز پڑھی ظاہرًا کھُل کر، خدا کی عبادت چھُپ کر کی جا سکتی تھی سامنے کی نہیں جا سکتی تھی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام کے بعد ایک دفعہ تو اتنا جوش پیدا ہو گیا اور اتنا زور پیدا ہُوا کہ مسجدِ حرام میں ـــ جا کر نماز ادا کی ان حضرات نے، بعد میں پھر الگ بات ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ہی شہید کرنے کے درپے ہو گئے لوگ اور کافی تکالیف پہنچائیں پریشانیاں ہُوئیں وہ الگ چیز ہے، لیکن ویسے یہ ہُوا ضرور تھا اس طرح سے۔

انھی احادیث میں یہ بھی آتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا۔ لَوْ کَانَ بَعْدِیْ نَبِیٌّ لَکَانَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ اگر میرے بعد کوئی نبی آنا ہوتا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا کہ یہ ہوتے، ان میں وہ صلاحیتیں موجود ہیں، لیکن میرے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں ہے اور نہ ہی ضرورت ہے کیونکہ پچھلی اُمتّوں کا معاملہ تو یہ تھا کہ ان کی تعلیمات انبیاء کرام پر جو اُتاری گئی تھیں کتابیں وہ محفوظ بھی نہیں رہی تھیں اور ان میں احکام بھی ایسے تھے جو وقتی زیادہ ہوں، اور اس اُمّت کے لیے جو تعلیمات دی گئیں جیسے قرآن پاک ہے یا احادیث ہیں وہ ساری کی ساری محفوظ ہیں بالکل اُسی طرح جس طرح اُتریں کوئی آدمی کسی بھی جگہ سے ریڈیو کھول دے اور قرآن پاک کی تلاوت

سُنے کسی بھی ملک سے تو وہی ہوگا جو یہاں ہے اس میں ایک حرف کا فرق نہیں ہوگا۔ لفظ تو بڑی چیز ہے واؤ اور فاء کا بھی فرق نہیں ہے تو وہ تعلیمات ساری کی ساری محفوظ ہیں ہمیشہ کے لیئے آج تک چلی آرہی ہیں۔ تعلیمات بھی، عبادات بھی اعتقادات بھی تمام چیزیں یکساں ہیں ضروری ہیں اور علمی ہیں سب چیزیں جن میں استنباط ہوسکتا ہے۔ یہ گنجائش ہے ضرورت کے مطابق مسائل کے لیے غور وفکر کر کے مسائل نکالے جاسکتے ہیں یہ اس اسلام کی تعلیمات میں فضیلت رکھی گئی ہے گویا کہ آگے نبی کے آنے کے لیے جس لیے ضرورت ہُوا کرتی تھی وہ ضرورت ہی نہیں رہی تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی تو کوئی آنے والا ہے نہیں لیکن اس طرح کی استعداد اور صلاحیت اگر کسی شخص میں تھی مسلمانوں میں اور صحابہ کرام میں تو آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ ان لوگوں میں سے کہ جن میں یہ استعداد اور صلاحیت ہے۔ یہ ان کی تعریف کے کلمات ہیں جو ان کے بارے میں مختلف احادیث میں آئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو آخرت میں اُن کا ساتھ نصیب فرمائے (آمین)

مقالہ نگار حضرات سے چند گزارشات

ادارہ انوارِ مدینہ کو مقالہ نگار حضرات کی جانب سے بہت سے مقالات و مضامین موصول ہوتے ہیں جن کے ساتھ اُنھیں رسالہ میں جلد چھاپنے کا تقاضا بھی ہوتا ہے، لیکن جب اُن مضامین و مقالات کو چھاپنے کی غرض سے چیک کیا جاتا ہے تو اکثر مضامین ناقابلِ اشاعت نکلتے ہیں۔ اس سلسلے میں مقالہ نگار حضرات کی خدمت میں چند گزارشات پیش کی جارہی ہیں تاکہ وہ ان پر عمل پیرا ہو کر مضامین و مقالات لکھیں اور اس طرح ان کے مضامین قابلِ اشاعت ہوسکیں۔

۱۔ مقالہ کسی بھی عنوان سے متعلق تحقیقی مواد پر مشتمل ہونا چاہیے۔ لفاظی کی ضرورت نہیں۔

۲۔ مقالہ میں درج قرآنی آیات اور احادیث مبارکہ پر اعراب لگانا چاہیے تاکہ قارئین کو پڑھنے میں سہولت ہو۔

۳۔ مقالہ میں درج احادیث مبارکہ اور اقوال وغیرہ کا باقاعدہ حوالہ ہونا چاہیے تاکہ مضمون تحقیقی اور مدلل بن سکے۔

۴۔ عبارت صاف و شستہ ہونی چاہیے۔

۵۔ تحریر بڑے صفحہ کی ایک طرف لکھی جائے اور دوسری طرف خالی چھوڑی جائے

۶۔ آخر میں مقالہ نگار اپنا نام اور پتہ درج فرمائیں۔

جو مضامین و مقالات مندرجہ بالا گزارشات پر عمل کر کے لکھے جائیں گے وہی قابلِ اشاعت ہوں گے۔ (ادارہ)